

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا روزہ

اللہ رب العزت کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لیے آسان ترین دین کا انتخاب کیا ہے اور ان کو رخصتوں سے نوازا ہے، حاملہ عورت اور بچے کو دودھ پلانے والی عورت کو یہ رخصت عنایت فرمائی ہے کہ اگر وہ اپنی جسمانی کمزوری یا اپنے بچے کی کمزوری یا دودھ میں نقصان کا خدشہ محسوس کریں تو روزہ نہ رکھے، بلکہ ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دے، اس پر قضاء بھی نہیں ہے، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک الکلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أُغَارَتْ عَلَيْنَا خِيْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فوجدته يتغذى، فقال: ادن، فكل، فقلت: انني صائم، فقال: ادن أحدثك عن الصوم الصيام، ان الله تعالى وضع عن المسافر الصوم و شطر الصلاة، وعن الحامل أو المرضع الصوم أو الصيام، والله! لقد قالهما النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلتيهما أو أحدهما، فيا لهف نفسي! أن لا أكون طعمت من طعام النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”ہم پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے چڑھ آئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ دو پہر کا کھانا کھا رہے تھے، آپ نے فرمایا، قریب ہوا اور کھا، میں نے عرض کی، میں روزے دار ہوں، فرمایا، قریب ہو جا کہ میں تجھے روزے یا روزوں کے بارے میں بتاؤں، یقیناً اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے، نیز حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی روزہ یا روزے معاف کر دیئے ہیں، اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں کلمات (روزہ یا روزے) کہے یا ان دونوں میں سے ایک کہا، افسوس کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا نہ کھایا!“

(مسند ابی داؤد: ۲۴۰۸، سنن النسائی: ۲۲۷۹، سنن الترمذی: ۷۱۵، واللفظ له ۱۶۶۷، حسن)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن“ اور امام ابن خزمیہ رحمہ اللہ ان (۲۰۴۴) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی حاملہ عورت کے بارے میں پوچھا گیا جسے اپنے بچے کے نقصان کا خطرہ ہو، آپ نے فرمایا، وہ روزہ چھوڑ دے، اس کے بدلے میں ایک مسکین کو ایک ”مد“ (تقریباً

نصف کلوگرام) گندم دے دے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۳۰/۴ وسندہ صحیح)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک حاملہ عورت نے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: **أفطري، وأطعمي عن كل يوم مسكيناً ولا تقضي.**

”تو روزہ چھوڑ دے اور ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دے، پھر قضائی نہ دے۔“

(سنن الدارقطنی: ۲۰۷/۸، ح: ۲۳۶۳ وسندہ صحیح)

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک بیٹی ایک قریشی کے نکاح میں تھی، وہ حاملہ تھی، رمضان میں اس نے پیاس محسوس کی تو آپ نے اسے حکم دیا کہ روزہ چھوڑ دے، ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔ (سنن الدارقطنی: ۲۰۷/۸، ح: ۲۳۶۴ وسندہ صحیح)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمان باری تعالیٰ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يَطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ﴾ (البقرہ: ۱۸۴) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: **أثبتت للحبلی والمرضع.** ”یہ آیت حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے ثابت (غیر منسوخ) رکھی گئی ہے۔“ (سنن ابی داؤد: ۳۲۱۷ وسندہ صحیح)

عظیم تابعی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی عورت جو اپنے بچے کے حوالے سے خائف ہو، کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ دونوں روزہ نہ رکھیں، ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں، چھوڑے ہوئے روزے کی قضائی بھی ان دونوں پر نہیں ہے۔

(مصنف عبد الرزاق: ۲۱۶/۴، ح: ۷۵۵۵ وسندہ صحیح)

بعض اہل علم کا یہ کہنا کہ یہ دونوں روزے کی قضائی بھی دیں گی، بے دلیل ہونے کی وجہ سے ناقابل التفات ہے۔

الحاصل: حاملہ اور بچے کو دودھ پلانے والی عورت دونوں روزہ نہ رکھیں، ہر روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں، ان پر کوئی قضائی نہیں۔



اعتذار

ماہنامہ السنۃ شمارہ نمبر ۱۵ صفحہ نمبر ۱۲ سطر نمبر ۳۲ میں کمپوزنگ کی غلطی سے ”شعیب بن سعید“ کے بجائے ”شعیب بن سعید“ لکھا گیا ہے، قارئین کرام تصحیح فرمائیں۔ شکریہ

